رِگوید آدی بھاشیہ بھومکا

کا

با محاورہ سلیس اور اُردو ترجمہ

مُرتبہ

بھائی نہال سنگھ صاحب کرنال نواسی

جس کو

لالہ تولا رام آنریری پرتشٹھت سبھاسد آریہ سماج لاہور نے طبع کرایا۔

سنہ ۱۹۱۴ء

یونین سٹیم پرنٹنگ ورکس لاہور

بار سوم　　۳۰۰۰ کاپی　　قیمت فی کاپی ۱۲؍

یہ ایشور کا بتایا ہوا دھرم ہر انسان کے لئے ہے۔ اور سب کے لئے ایک ہی دھرم ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئیے کہ اس کے سوائے کوئی دوسرا دھرم بھی ہے۔

پیدائش عالم کا بیان

یہ تمام کائنات جو نظر آتی ہے اُس کو پرمیشور نے بنایا ہے وہی اُس کی حفاظت کرتا ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اُس کے ذرّوں کو الگ الگ کر کے غیر محسوس کر دیتا ہے۔ اور متواتر اسی طرح کرتا ہے

حالت قبل از پیدائش عالم

"جس وقت یہ ذرّوں سے مل کر بنی ہوئی دُنیا پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اُس وقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے اَسَت (غیر محسوس حالت تھی) یعنی شونیہ آکاش بھی نہیں تھا کیونکہ اُس وقت اُس کا کچھ کاروبار نہ تھا۔ اُس وقت سَت (پرکرتی) یعنی کائنات کی غیر محسوس علّت جس کو سَت کہتے ہیں وہ بھی نہ تھی[1] اور نہ پرمانو (ذرّے) تھے۔ دراٹ (کائنات) میں جو آکاش دوسرے درجہ پر آتا ہے وہ بھی نہ تھا بلکہ اُس وقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے برتر (پرم) بے علّت (اکارن) ہے موجود تھی۔ صبح کے وقت جو کوہر دھوئیں کی طرح پڑتی ہے اُس میں خفیف سی رطوبت ہوتی ہے۔ جس طرح اُس رطوبت سے زمین نہیں ڈھک سکتی اور نہ ندی یا نالہ چل سکتا ہے۔ کیونکہ اُس میں پانی ہی کتنا ہوتا ہے اور کیا اُس کی بساط ہوتی ہے۔ جو کسی چیز کو ڈھانپ سکے۔ اُسی طرح پرمیشور کا کوئی آورک یعنی ڈھانپنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کے سامنے سب ہیچ و ناچیز ہیں۔ تمام کائنات اُسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر اُس برہم کے سامنے اُس کی کیا ہستی اور حقیقت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اسلئے اُس برہم کو کوئی شئے نہیں ڈھانپ سکتی۔ یہ تمام کائنات اُس غیر متناہی برہم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

{رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۱۷۔ منتر ۱}۔

اِس سے آگے ۲ سے لیکر ۷ تک سب منتر آسان ہیں (ان میں صرف یہی کہا ہے کہ جب یہ کائنات

---

[1] پرلے میں جو مادہ کی حالت ہوتی ہے وہ بیان میں نہیں آسکتی اسلئے اُس کے لئے کوئی اصلاح بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ پرکرتی۔ آکاش۔ شونیہ (خلا) وغیرہ تمام الفاظ موجودہ حالتِ عالم میں مستعمل ہو سکتے ہیں منوسمرتی۔ ادھیائے اوّل شلوک ۵ میں اس حالت کو ناقابلِ احساس و تمیز بے نام (الکشن) بتایا ہے۔ اُس ابتدائی حالتِ مادّہ کو اس منتر میں لفظ سامرتھ (قدرت) سے بیان کیا ہے یہ لفظ اُس حالت کے ناقابل بیان ہونیکی وجہ سے صرف اشارہ کے طور پر ہے۔ مترجم۔

پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اُس وقت نہ فنا تھی نہ بقا۔ نہ رات تھی نہ دن۔ یہ تمام کائنات بالکل غیر محسوس نامعلوم اور ناقابلِ تمیز تھی۔ پھر اُس پرمیشور نے جو سب کا مالک اور سب کو قائم رکھنے والا۔ اور فنا کرنے والا ہے۔ پرکرتی سے اس تمام عالم محسوس کو بنا کر ظاہر کیا) ان منتروں کا ترجمہ تفسیر میں کیا جائیگا۔

عالم کی پیدائش قیام اور فنا پرمیشور کے ہاتھ ہے

"جس پرمیشور نے اس کائناتِ محسوس اور گوناگوں مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی اُس کو قائم رکھتا اور بناتا یا بگاڑتا ہے۔ اس کی فنا و بقا اُسی کے ہاتھ ہے اُس سب کے مالک اور آکاش۔ آتما یعنی وسیع و بسیط اور آکاش کی طرح محیطِ کُل پرمیشور میں یہ تمام کائنات قائم ہے۔ اور پرلے میں اُسی مسبب الاسباب پربرہم کی قدرت میں سما جاتی ہے وہ پرمیشور سب کا حاکم ہے۔ اے پیارے جیو! جو عالم اُس پرمیشور کو جانتا ہے وہی راحتِ اعلےٰ کو حاصل کرتا ہے۔ اور جو اُس معبودِ کُل ہستِ مُطلق۔ عین علم اور عین راحت اور بے زوال پرمیشور کو نہیں جانتا۔ وہ بالیقین اعلےٰ سُکھ کو نہیں پاتا۔" {رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۱۷۔ منتر ۷}

"پیدائش عالم سے پہلے ہرنیہ گربھ (پرمیشور) اس پیدا شُدہ عالم کا ایک بے عدیل مالک یا محافظ تھا۔ اُس نے زمین سے لے کر آکاش تک تمام کائنات کو بنایا۔ اور وہی اُس کو قائم رکھتا ہے۔ اُس عینِ راحت دیو (ایشور) کے لئے ہم دلی محبت سے اپنی عبادت یا عجز و نیاز نذر کرتے ہیں۔" {رگ وید ۸۔ ۷۔ ۳۔ ۱}

(اب اس سے آگے یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس میں بالکل پیدائش عالم کا مضمون ہے۔ اس ادھیائے کو جس میں ۲۲ منتر ہیں پُرش سُوکت بھی کہتے ہیں)

پُرش سُوکت یعنی یجروید کا اکتیسواں ادھیائے

پرمیشور سب کے اندر اور باہر موجود ہے۔

منتر ۱۔ "سہسر شیرشا پُرش یعنی وہ پرماتما جس میں ہم سبھوں کے بیشمار سر اور سہسر اکش (بیشمار آنکھیں) اور سہسر پات (بیشمار پاؤں) قائم ہیں۔ سب جگہ اندر۔ باہر۔ بھومی (تمام کائنات یعنی زمین سے لیکر پرکرتی (مادہ کی حالتِ اولین) تک سب پر محیط ہے اور دش انگل یعنی برہمانڈ (کائنات) اور ہردے (قلب) اور پانچوں پران (انفاس) معہ چاروں انتہ کرن (دل۔ عقل۔ حافظہ۔ انانیت) اور جیو پر اور ان سب سے باہر بھی سب جگہ محیط اور اندر باہر سب جگہ موجود ہے۔"

عناصر کی پیدائش

منتر ۱۷ ۔ اُس پُرش (پرمیشور) نے پرتھوی یعنی زمین کے بنانیکے لئے پانی سے[1] رس کو لیکر مٹی کو بنایا۔ اسی طرح اگنی کے رس سے پانی کو پیدا کیا اور آگ کو ہوا سے اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ یہ تمام قدرت اور صنعت اُسی کی ہے۔ اسلئے اس کا نام وشوکرما (صانع کل) ہے۔ دُنیا کے پیدا ہونے سے پہلے تمام کائنات اُس پرمیشور کی قدرت یعنی حالتِ علت میں موجود تھی۔ اُس وقت یہ تمام کائنات حالتِ علت میں ہونیکی وجہ سے اِس قسم کی نہیں تھی (جیسی کہ اب ہے) یہ تمام کائنات اُس توشٹا یعنی صانع کل کی قدرتِ کاملہ کا صرف جزوی ظہور ہے اُسی کی قدرت سے یہ کائنات عالم محسوس میں آئی اور موجوداتِ فانی اور انسان بھی صورت پذیر ہوئے۔ وید کے الہام (آگیاپن) کے وقت پرماتما نے وید کے ذریعہ سے اپنے تمام احکام کو ظاہر کیا تاکہ انسان کو دھرم کی نیت سے کئے ہوئے کاموں کے ثمرہ میں عالموں کا جسم بلکہ حواس جسم کا حسب دلخواہ سُکھ اور نشکام (بےغرض) کاموں سے اعلےٰ معرفت (وگیان) اور موکش حاصل ہو۔"

ایشور کا جاننا ہی اعلےٰ گیان ہے

منتر ۱۸ ۔ اس منتر میں انسان کی زبان سے یہ کہلایا جاتا ہے کہ کس چیز کو جانکر انسان گیانی (عارف) ہو سکتا ہے۔ "میں (انسان) مذکورۂ بالاصفات سے موصوف بزرگ وعظیم منور بالذات علیم مطلق جہالت کے پردے اور نادانی کے داغ سے پاک اور مبرا پرمیشور کو جان کر ہی گیانی (عارف) ہو سکتا ہوں۔ اُس کو نہ جان کر کوئی بھی گیانی نہیں ہو سکتا۔ انسان اُس پُرش (پرماتما) ہی کو جان کر موت کے پنجہ سے نکل موکش کے سُکھ کو پا سکتا ہے۔ اس کے خلاف نہیں (لفظ ہی[2] کے کہنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُس ایشور کے سوائے کسی دوسرے کی اُپاسنا (عبادت) ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ چنانچہ یہ بات منتر کے اگلے الفاظ سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے) دُنیوی سُکھ یا مقصد اعلےٰ کے حاصل کرنیکا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔" (یعنی اُس کی اُپاسنا کرنا ہی سُکھ کا راستہ ہے۔ اُس ایشور کے سوائے کسی دوسرے کو ایشور سمجھنے یا اُس کی اُپاسنا کرنیسے انسان کو بالیقین دُکھ ہوتا ہے۔ اسلئے یہ سِدھانت (اصول) ٹھیرتا ہے کہ سب کو اُس ایشور ہی کی اُپاسنا کرنی چاہئے)

[1] مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا اور آکاش پرکرتی (مادہ کی حالتِ اولین) کی مختلف حالتوں کا نام ہے یعنی ان سب کی علت ایک ہی ہے۔ اسلئے آکاش سے ہوا۔ ہوا سے آگ۔ آگ سے پانی اور پانی سے مٹی بننے سے یہی مراد سمجھنا چاہئے۔ ان میں پرمانوؤں کی تعداد ترتیب وار بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ ہوا میں ۱۲۰۔ آگ میں ۳۶۰ پانی میں ۴۸۰ اور مٹی میں ۶۰۰ پرمانو ہوتے ہیں۔ مترجم

[2] اس لفظ کی تشریح کے لئے دیکھو نوٹ [1] صفحہ ۷ ۔ مترجم